سوال

(121) کیا فرماتے ہیں علماء دین سوالات مندرجہ ذیل میں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین سوالات مندرجہ ذیل میں :

(۱) ۔ نحوست انسان بالخصوص عورت ازروئے شرع شریف ثابت ہے یا نہیں مثلاً کسی عورت کے کسی حصہ بدن بالخصوص پشت پر بال وبوزی ہو، جسے عوام جہلاء بتقلید مذہب ہنود ساپن کے نام سے تعبیر کرتے ہیں اور ایسی عورت کے ساتھ نکاح کرنے کو باعث ہلاکت زوج اعتقاد کرتے ہیں ثابت ہے یا نہیں ؟

(۲) ۔ بصورت اخیر ایسا اعتقاد کرنا داخل شرک ہے یا معصیت کبیرہ یا صغیرہ ؟

(۳) ۔ اگر شرک ہے تو کیا اس قسم کے شرک میں داخل ہے جس کے معتقد کا نکاح باطل ہوجاتا ہے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شوم ونحوست کے بارے میں حدیثیں مختلف آئی ہیں ان احادیث مختلفہ کی تطبیق وتوفیق کے متعلق شیخ عبدالحق محدث دہولی ترجمہ میں لکھتے ہیں :

بدانکہ احادیث واردہ درباب طیرہ مختلف آمدہ ازبعضے نفی تاثیر طیرہ ونہی از اعتقاد واعتبار آن مطلق مفہوم گردد واین بسیار است وازبعضے ثبوت آن در مرأة و دالہ و دار بصیغہ جزم چنانکہ درحدیث بخاری و مسلم آمدہ انما الشوم فی ثلاث الفرس والمراة والدار ودر روایتے وربع وکادم وفرس یا بلفظ شرط چنانکہ درین ۔

''سواس کے نہیں نحوست تین چیزوں میں ہے ، گھوڑ، عورت ، گھر میں اور ایک روایت میں گھر میں خادم میں اور عورت میں ۔ ''

حدیث : یعنی حدیث ابی داوٗدان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لاہامة ولاعدوی ولا طیرة وان تکن الطیرة فی شئی ففی الدار والفرس والمراة ومانناآن ملحدہ وازبعضے انکار ثبوت شوم واین امور مثل سائر امور چنانکہ در حدیث ابن ابی ملیکہ ازابن عباس آمدہ، ودربعضے احادیث آمدہ کہ اعتقاد شوم درین امور دراہل جاہلیت بودچنانکہ در حدیث عائشہرضی اللہ عنہا آمدہ وجہ تطبیق آنکہ تاثیر بالذات منفی ۔ است واعتقاد آں ازامور جاہلیت است وموثر درکل ایشاء اللہ تعالیٰ است وہمہ بخلق وتقریر اوست واثبات آں دریں ایشاء بجریان عادة اللہ است کہ پیدا کردہ واینہار اسباب عادیہ ساختہ وحکمت در تخصیص آن اشیاء بخصائص واحوال موکول ومفوض بعلم شارع است پس نفی راجع بتاثیر ذاتی است واثبات بہ سبب عادی چنانکہ در عدوی وجزام ومانند آن گفتہ اندو بعضے گفتہ اند کہ مراد آن است کہ تطیر درہیچ چیز نیست واگر فرض کردہ شود ثبوت دے درین اشیاء مظنہ ومحل آن است دجائے آن د صلی اللہ علیہ

وسلم لو کان شئی سابق القدر لسبقتہ العین چنانکہ گذشت و برین طریق است کلام قاضی کہ گفتہ بعقب قول دے لاطیرۃ باین شرط دلالت دارد کہ شوم و تطیر منفی است در آنہا یعنی اگر شوم را وجودے د ثبوتے بودے کہ قابل تراند آن را ولیکن وجود و ثبوت نیست در نیہا پس اصلاً وجودندار وانہتی و بعضے گویند کہ شوم و رزن ناسازگاری او ست و آنکہ و آنکہ زائندہ نباشد واطاعت زوج تکندیا مکروہ و مستقبح باشد نزدوے و دوسرا و خانہ تنگی جاوبدی ہمسایہ و ناخوشی ہوا ست و در اسپ حردتی واگرانی بہاونا موافق غرض و مصلحت و مثل این و در خادم نیز دیا شوم محمول بر کراہت و ناخوشی است بحسب شرع یا طبع پس نفی شوم و تطیر بر عموم و حقیقت محمول باشد۔۔۔ انتہی کلام الشیخ

امام نووی شرح صحیح مسلم میں لکھتے ہیں :

’’ داختلف العلماء فی ہذا الحدیث ای حدیث الشوم فی الدار والمرأۃ والفرس فقال مالک وطائفۃ ہو علی ظاہرہ وان الدار قد یجعل اللہ تعالیٰ نسکنا ہا سببا للضر راوہ الہلاک وکذا اتخاذ المرأۃ المعینۃ او الفرس واخادم قد یحصل الہلاک عندہ بقضاء اللہ تعالی ومعناہ قد یحصل الشوم فی ہذہ الثلاثۃ کما صرح بہ فی روایۃ ان یکن الشوم فی شئی۔۔۔ الخ‘

حاصل وخلاصہ ان دونوں عبارتوں کا یہ ہے کہ بہت سی حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی چیز میں شوم و نحوست نہیں ہے نہ کسی مرد میں اور نہ کسی عورت میں اور نہ کسی چیز میں اور بعض احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت اور گھر اور گھوڑا ان تین چیزوں میں شوم و نحوست ہے امام مالک رحمہ اللہ اور ایک جماعت کا قول انہیں بعض احادیث کے موافق ہے یہ لوگ کہتے ہیں کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور اس کی قضا سے یہ تینوں چیزیں باعث ضرر یا ہلاکت کا ہوتی ہیں یعنی یہ تینوں چیزیں بذاتہ موثر نہیں ہیں بلکہ موثر بالذات اللہ تعالیٰ ہے مگر اللہ تعالیٰ کا ہے ان چیزوں کو ضرر یا ہلاکت کا سبب بنا دیتا ہے اور یہ لوگ ان احادیث کثیرہ کو جن سے مطلقاً شوم و نحوست کی نفی ثابت ہوتی ہے تاثیر بالذات پر محمول کرتے ہیں اور ان لوگوں کے سوا باقی تمام اہل علم کا قول احادیث کثیرہ کے مطابق ہے یعنی ان کا یہ قول ہے کہ کسی چیز میں شوم و نحوست نہیں ہے نہ عورت میں اور نہ گھر اور نہ گھوڑے میں اور نہ کسی اور چیز میں اور یہ لوگ بعض احادیث کو ظاہر پر محمول نہیں کرتے بلکہ ان کی تاویل کرتے ہیں جب یہ سب باتیں معلوم کر چکے تو اب سوالات مذکورہ کا جواب لکھا جاتا ہے۔

جواب سوال دوم وسوم : شرع شریف سے کسی شے میں نحوست اس معنی سے ثابت نہیں ہے کہ وہ بذاتہ ضرر پہنچانے والی ہو نہ کسی مرد میں ثابت ہے۔ اور نہ کسی عورت میں اور نہ کسی اور شے میں پس کسی عورت میں کوئی خاص علامت مثلاً پشت پر بال و بھونری دیکھ کر اس کو اس معنی سے منحوس سمجھنا اور ایسی عورت کے ساتھ نکاح کرنے کو باعث ہلاکت زوج اعتقاد کرنا جیسا کہ ہنود و کفار اعتقاد کرنے میں اور ان کی تقلید سے عوام وجہالا مسلمان بھی اعتقاد کرتا ہیں، بلاشبہ داخل شرک، ہاں امام مالک وغیرہ نے عورت اور گھر اور گھوڑے میں جس معنی سے نحوست وشام ثابت کیا ہے اس معنی سے ان تینوں چیزوں میں نحوست سمجھنا داخل شرک نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب! کتبہ محمد عبدالرحمن المبارکفوری

سید محمد نذیر حسین، فتاویٰ نذیریہ جلد اول ص۲۳، ۲۲)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 09 ص 293